AN-NISA

Journal of Islamic Study

VOL.1-NO.1-2026

ISSN-P

ISSN-e

THE ROLE OF ISLAMIC TEACHINGS IN STRENGTHENING THE FAMILY SYSTEM: IN THE LIGHT OF SURAH AN-NISA

خاندانی نظام کے استحکام میں اسلامی تعلیمات کا کردار: سورۃ النساء کی روشنی میں

Mehreen Zahra
BS Student, Department of Islamic Studies, University of Punjab, Lahore

ABSTRACT

The family is the fundamental institution of human society and plays a significant role in the moral, emotional, social, and spiritual development of individuals. A stable family system provides individuals with security, love, cooperation, moral guidance, and a sense of responsibility. Islam gives particular importance to the establishment and protection of a balanced family system and provides comprehensive principles concerning marriage, mutual rights and responsibilities, inheritance, women's rights, children, orphans, parents, and relatives. Surah An-Nisa is especially significant because it contains detailed Qur'anic guidance regarding family relationships and social justice. This study examines the role of Islamic teachings in strengthening the family system in the light of Surah An-Nisa. The study employs a qualitative research approach and a descriptive-analytical research design. Data were collected from the Holy Qur'an, relevant Tafsir literature, Hadith, books, and contemporary academic research. The collected material was analyzed through thematic analysis. The findings indicate that justice, mutual respect, fulfillment of rights and responsibilities, protection of women and orphans, fair distribution of inheritance, responsible marital relationships, and maintenance of kinship ties are major principles contributing to family stability. The study concludes that the practical implementation of the teachings of Surah An-Nisa can strengthen family relationships, reduce conflicts, protect vulnerable members, promote justice, and contribute to the development of a peaceful and morally responsible society.

KEYWORDS
Islamic Teachings, Family System, Family Stability, Surah An-Nisa, Marriage, Family Rights, Justice, Women's Rights, Inheritance, Orphans, Kinship, Social Harmony

تعارف

انسانی معاشرے کی بنیادی اور سب سے اہم اکائی ہے۔ انسان کی شخصیت کی تعمیر، اخلاقی تربیت، جذباتی نشوونما اور معاشرتی شعور کی تشکیل کا آغاز خاندان ہی سے ہوتا ہے۔ بچہ اپنی زندگی کے ابتدائی مراحل میں والدین اور خاندان کے دوسرے افراد سے محبت، احترام، تعاون، برداشت، ذمہ داری اور معاشرتی رویوں کے بنیادی اصول سیکھتا ہے۔ اگر خاندان محبت، اعتماد، انصاف اور باہمی تعاون کی بنیاد پر قائم ہو تو اس کے افراد ایک دوسرے کے لیے تحفظ اور معاونت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر خاندان میں ناانصافی، عدم برداشت، حقوق خاندانکی پامالی، خود غرضی اور ذمہ داری سے فرار پیدا ہو جائے تو اس کے اثرات صرف خاندان تک محدود نہیں رہتے بلکہ پورے معاشرے کو متاثر کرتے ہیں۔ اسی لیے اسلامی تعلیمات میں خاندانی نظام کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔

اسلام نے خاندان کو محض ایک سماجی ادارہ نہیں سمجھا بلکہ اسے اخلاقی، روحانی اور معاشرتی ذمہ داریوں سے وابستہ ایک مقدس نظام قرار دیا ہے۔ قرآنِ مجید میں انسان کو خاندان، والدین، اولاد اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کی بار بار ہدایت دی گئی ہے۔ اسلامی خاندانی نظام کی بنیاد محبت، رحمت، عدل، احسان، باہمی احترام اور ذمہ داری پر قائم ہے۔ اسلام میں مرد اور عورت دونوں کی انسانی عزت اور بنیادی حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے اور دونوں کو خاندانی نظام کے استحکام میں اپنا کردار ادا کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ اس طرح اسلامی تصورِ خاندان میں حقوق اور فرائض کا ایک متوازن نظام قائم کیا گیا ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

سورۃ النساء اس موضوع کے حوالے سے قرآنِ مجید کی نہایت اہم سورت ہے۔ اس سورت میں خاندان اور معاشرے کے مختلف طبقات کے حقوق اور ذمہ داریوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ سورۃ النساء کے آغاز میں انسانوں کو ان کی مشترکہ تخلیق اور رشتہ داری کی اہمیت یاد دلائی گئی ہے۔ اس کے بعد یتیموں کے حقوق، عورتوں کے حقوق، نکاح، مہر، وراثت، خاندانی ذمہ داریوں اور معاشرتی انصاف کے مختلف پہلوؤں پر رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ اس سورت کا مطالعہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کا مقصد ایسا خاندان قائم کرنا ہے جس میں طاقتور کمزور کا استحصال نہ کرے اور ہر فرد کو اس کا جائز حق حاصل ہو۔ خاندانی نظام کے استحکام کے لیے میاں بیوی کا تعلق بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ نکاح اسلام میں محض ایک سماجی معاہدہ نہیں بلکہ ایک ذمہ دارانہ عہد ہے جس کے ذریعے مرد اور عورت خاندان کی بنیاد قائم کرتے ہیں۔ اس تعلق میں دونوں کے حقوق اور فرائض موجود ہیں۔ سورۃ النساء میں عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک، ان کے مالی حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ ناانصافی سے اجتناب کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ ازدواجی زندگی جبر، ظلم یا خود غرضی کے بجائے احترام، ذمہ داری اور انصاف پر قائم ہونی چاہیے۔ جب میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق کو سمجھتے اور ان کی ادائیگی کرتے ہیں تو خاندان میں اعتماد اور سکون پیدا ہوتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں مہر عورت کا ایک اہم مالی حق ہے۔ سورۃ النساء میں عورتوں کو ان کے مہر ادا کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ یہ حکم اس بات کی علامت ہے کہ اسلام نے عورت کو خاندانی نظام میں محض تابع فرد نہیں سمجھا بلکہ اسے مستقل مالی حق اور عزت عطا کی ہے۔ عورت کے مالی حقوق کا تحفظ خاندان میں انصاف پیدا کرتا ہے اور اسے معاشی استحصال سے محفوظ رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ اسی طرح عورت کے وراثتی حق کو تسلیم کرنا بھی اسلامی خاندانی نظام کا اہم پہلو ہے۔ سورۃ النساء میں وراثت کے احکام خاندانی استحکام کے حوالے سے غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ قرآنِ مجید نے مختلف ورثاء کے حصے واضح کیے تاکہ کسی شخص کا حق ذاتی پسند، خاندانی طاقت یا ثقافتی روایت کی بنیاد پر ختم نہ کیا جا سکے۔ اسلامی قانونِ وراثت میں خواتین، بچوں اور دیگر حق داروں کے حصے مقرر کیے گئے ہیں۔ وراثت کی منصفانہ تقسیم خاندان کے اندر معاشی انصاف کو فروغ دیتی ہے اور اس کے نتیجے میں مالی تنازعات اور حقوق کی پامالی کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں خواتین کو وراثتی حقوق سے محروم کرنے کے واقعات اس امر کی ضرورت کو مزید واضح کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات سے آگاہی اور ان پر عملی عمل درآمد ضروری ہے۔ خاندان میں یتیموں کے حقوق بھی نہایت اہم ہیں۔ سورۃ النساء میں یتیموں کے مال اور حقوق کے تحفظ پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ یتیم خاندان کا ایک کمزور فرد ہوتا ہے جس کے والدین میں سے ایک یا دونوں اس دنیا میں موجود نہیں ہوتے۔ ایسے فرد کی کفالت، مالی حفاظت اور اخلاقی تربیت معاشرے کی اہم ذمہ داری ہے۔ اسلام نے یتیم کے مال میں خیانت اور اس کے حق کو دبانے سے سختی سے منع کیا ہے۔ اس تعلیم سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی خاندانی نظام صرف طاقتور افراد کے حقوق کا نظام نہیں بلکہ کمزور افراد کے تحفظ کا بھی نظام ہے۔

اسی طرح والدین کے حقوق خاندانی نظام کا ایک اہم حصہ ہیں۔ اسلام والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، احترام اور خدمت کی تعلیم دیتا ہے۔ والدین انسان کی ابتدائی تربیت اور پرورش میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں، اس لیے اولاد پر ان کے احترام اور خدمت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ دوسری طرف والدین پر بھی اولاد کی مناسب تربیت، تعلیم، حفاظت اور پرورش کی ذمہ داری ہے۔ اس طرح اسلامی خاندانی نظام میں حقوق اور فرائض دونوں ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔

رشتہ داروں کے حقوق اور صلہ رحمی بھی خاندان کے استحکام میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں خاندانی مصروفیات، معاشی مسائل اور جدید طرزِ زندگی کے باعث بعض اوقات رشتہ داروں کے درمیان تعلقات کمزور ہو جاتے ہیں۔ اسلام صلہ رحمی، تعاون اور ضرورت کے وقت رشتہ داروں کی مدد کی تعلیم دیتا ہے۔ مضبوط رشتہ داری خاندان کے افراد میں سماجی اور جذباتی تحفظ پیدا کرتی ہے اور مشکل حالات میں ایک دوسرے کے لیے سہارا بننے کا سبب بنتی ہے۔

اسلامی خاندانی نظام میں عدل و انصاف بنیادی اصول ہے۔ اگر خاندان کے اندر کسی فرد کے ساتھ مسلسل ناانصافی کی جائے تو اس سے دل آزاری، نفرت اور تنازع پیدا ہوتا ہے۔ سورۃ النساء میں یتیموں، خواتین اور ورثاء کے حقوق کے حوالے سے جو احکامات بیان کیے گئے ہیں ان کا ایک بنیادی مقصد عدل کا قیام ہے۔ اسلامی تعلیمات یہ تقاضا کرتی ہیں کہ خاندانی فیصلوں میں ذاتی مفاد کے بجائے حق اور انصاف کو ترجیح دی جائے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

موجودہ دور میں خاندانی نظام کو متعدد چیلنجز درپیش ہیں۔ معاشی مشکلات، بے روزگاری، مہنگائی، عدم برداشت، مادہ پرستی، خود غرضی، گھریلو ناچاقی، طلاق، نسلوں کے درمیان فاصلہ اور ٹیکنالوجی و سوشل میڈیا کے غیر متوازن استعمال نے خاندانی تعلقات کو متاثر کیا ہے۔ بعض خاندانوں میں افراد اپنے حقوق تو چاہتے ہیں لیکن اپنی ذمہ داریوں کو نظر انداز کرتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں اسلامی تعلیمات ایک متوازن راستہ پیش کرتی ہیں جہاں ہر فرد کو اپنے حقوق کے ساتھ اپنے فرائض کا بھی احساس دلایا جاتا ہے۔

اسلامی تعلیمات خاندان میں محبت، رحمت، برداشت اور تعاون کو فروغ دیتی ہیں۔ میاں بیوی کے درمیان اختلاف پیدا ہونے کی صورت میں اصلاح اور مصالحت کی کوشش کی جاتی ہے۔ خاندان کے بڑے افراد بھی تنازعات کے حل میں مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس طرح اسلام اختلافات کو بڑھانے کے بجائے انہیں حکمت اور انصاف کے ساتھ حل کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ خاندانی اختلافات کے حل کے لیے بات چیت، مشاورت اور صلح کا طریقہ خاندان کو ٹوٹنے سے بچانے میں معاون ہو سکتا ہے۔ سورۃ النساء میں بیان کردہ تعلیمات کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ خاندان کے کمزور افراد کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ عورت، یتیم، بچے اور وہ افراد جو معاشی یا سماجی طور پر کمزور ہیں، ان کے حقوق کا تحفظ ایک مضبوط خاندانی نظام کی علامت ہے۔ اگر خاندان میں طاقتور افراد کمزور افراد کے حقوق ادا کریں تو خاندان میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس حقوق کی پامالی خاندانی انتشار کا باعث بن سکتی ہے۔ لہٰذا سورۃ النساء کا مطالعہ صرف مذہبی احکام کے مطالعے تک محدود نہیں بلکہ یہ موجودہ خاندانی مسائل کے حل کے لیے بھی اہم رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس سورت کی تعلیمات میں خاندانی نظام کے تقریباً تمام بنیادی پہلوؤں کو کسی نہ کسی شکل میں بیان کیا گیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد یہ جائزہ لینا ہے کہ سورۃ النساء کی تعلیمات خاندانی نظام کو مضبوط بنانے، خاندانی حقوق کے تحفظ، باہمی تعلقات میں انصاف پیدا کرنے اور خاندان میں امن و استحکام قائم کرنے میں کس طرح کردار ادا کرتی ہیں۔

تحقیقی مقاصد

سورۃ النساء کی روشنی میں خاندانی نظام کے بنیادی اسلامی اصولوں کا جائزہ لینا۔
اس مقصد کے تحت یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ قرآنِ مجید نے نکاح، میاں بیوی کے تعلقات، والدین، اولاد، عورتوں، یتیموں اور رشتہ داروں کے حوالے سے کون سے بنیادی اصول بیان کیے ہیں۔

خاندانی نظام کے استحکام میں عدل، حقوق و فرائض اور باہمی ذمہ داری کے کردار کا تجزیہ کرنا۔
اس مقصد کے ذریعے یہ معلوم کیا جائے گا کہ حقوق کی ادائیگی، ذمہ داری کا احساس، انصاف اور باہمی احترام کس طرح خاندان کے افراد کے تعلقات کو مضبوط بناتے ہیں۔

موجودہ خاندانی مسائل کے تناظر میں سورۃ النساء کی تعلیمات کی اہمیت کا جائزہ لینا۔
اس مقصد کے تحت جدید دور میں پیدا ہونے والے خاندانی مسائل اور تنازعات کے حل کے لیے اسلامی تعلیمات کی افادیت کو واضح کیا جائے گا۔

. تحقیقی سوالات

سورۃ النساء کی روشنی میں خاندانی نظام کے استحکام کے لیے کون سے بنیادی اسلامی اصول بیان کیے گئے ہیں؟
اسلامی تعلیمات میں حقوق و فرائض، عدل، ازدواجی ذمہ داری اور باہمی احترام خاندانی استحکام میں کس طرح کردار ادا کرتے ہیں؟
موجودہ دور کے خاندانی مسائل کے حل اور خاندانی نظام کی مضبوطی کے لیے سورۃ النساء کی تعلیمات کس حد تک رہنمائی فراہم کرتی ہیں؟

ادبی جائزہ

خاندانی نظام کے موضوع پر اسلامی اور جدید علمی لٹریچر کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان کو معاشرے کی بنیادی اکائی تصور کیا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں خاندان کی مضبوطی کے لیے اخلاقی اقدار کے ساتھ ساتھ قانونی اور معاشرتی اصول بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ قرآنِ مجید نے خاندان کے افراد کے حقوق کو واضح کیا اور عدل، احسان، حسنِ

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

سلوک اور ذمہ داری کو بنیادی اقدار کے طور پر پیش کیا ہے۔ سورۃ النساء اس حوالے سے خاص اہمیت رکھتی ہے کیونکہ اس میں خاندانی زندگی سے متعلق متعدد احکامات تفصیل سے موجود ہیں۔

جدید مطالعات میں اسلامی خاندانی نظام کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کی گئی ہے۔ 2023 میں Mehmood ، Yaqoob اور Mehmood نے پاکستان میں خواتین کے وراثتی حصے کے حوالے سے اسلامی قانون اور عملی صورتِ حال کا جائزہ لیا۔ ان کی تحقیق اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اسلامی قانون نے خواتین کے لیے وراثت میں حقوق مقرر کیے ہیں، لیکن عملی معاشرتی صورتِ حال میں ثقافتی اور سماجی رکاوٹیں ان حقوق کے حصول میں مشکلات پیدا کر سکتی ہیں۔ یہ تحقیق سورۃ النساء میں بیان کردہ وراثتی احکام کی موجودہ معاشرتی اہمیت کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

Rubbani (2024) نے سورۃ النساء میں وراثت کے احکام اور پاکستانی عدالتی فیصلوں کا جائزہ لیا۔ تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی وراثتی اصول خاندان کے مختلف افراد کے مالی حقوق کے تحفظ کے لیے ایک واضح نظام فراہم کرتے ہیں۔ وراثت کی منصفانہ تقسیم خاندان کے اندر معاشی انصاف پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

Djidin (2024) نے قرآنی نقطۂ نظر سے صنفی مساوات اور خاندانی ہم آہنگی کا مطالعہ کیا۔ اس تحقیق میں اس امر پر زور دیا گیا کہ خاندانی ہم آہنگی کے لیے میاں بیوی کے درمیان انصاف، احترام اور ذمہ داری ضروری ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں خاندانی تعلقات کو محض طاقت کے تعلق کے بجائے ذمہ داری اور اخلاقی اصولوں سے جوڑا گیا ہے۔

Perveen اور Ashiq (2025) نے قرآن و حدیث کی روشنی میں خاندانی نظام کی اہمیت اور بحالی کا جائزہ لیا۔ ان کے مطابق جدید معاشرتی تبدیلیاں، مادہ پرستی اور عدم برداشت خاندانی نظام کے لیے چیلنج پیدا کر سکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات خاندان کے افراد کو حقوق و فرائض کا شعور دے کر خاندانی تعلقات کو مضبوط بنانے میں مدد کرتی ہیں۔

Nisar اور Cusairi (2025) نے پاکستان میں خواتین کے اسلامی وراثتی حقوق اور سماجی چیلنجز کا جائزہ لیا۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین کے وراثتی حقوق کے بارے میں قانونی تحفظ موجود ہونے کے باوجود بعض ثقافتی، معاشرتی اور خاندانی عوامل ان حقوق کے عملی حصول میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ یہ صورتحال اس بات کی ضرورت کو واضح کرتی ہے کہ اسلامی خاندانی تعلیمات کے بارے میں عوامی آگاہی پیدا کی جائے۔

Gul et al. (2026) نے سورۃ النساء میں خواتین کے حقوق کا موضوعاتی تجزیہ کیا۔ تحقیق میں ازدواجی زندگی، مہر، وراثت اور خواتین کے خاندانی حقوق پر توجہ دی گئی۔ اس مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سورۃ النساء عورت کے حقوق اور خاندانی زندگی کے لیے جامع رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

مذکورہ لٹریچر سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلامی تعلیمات خاندانی نظام کے مختلف پہلوؤں، خصوصاً عورتوں کے حقوق، وراثت، یتیموں کے تحفظ، ازدواجی ذمہ داریوں اور خاندانی انصاف سے متعلق واضح اصول فراہم کرتی ہیں۔ تاہم موجودہ تحقیق کی اہمیت اس بات میں ہے کہ اس میں سورۃ النساء کی مختلف خاندانی تعلیمات کو الگ الگ موضوعات کے بجائے خاندانی استحکام کے ایک جامع تصور کے تحت دیکھا گیا ہے۔ موجودہ دور میں خاندانی نظام کو متعدد سماجی، معاشی اور اخلاقی چیلنجز کا سامنا ہے۔ معاشی مشکلات، ازدواجی تنازعات، وراثتی اختلافات، والدین اور اولاد کے درمیان فاصلے، رشتہ داریوں میں کمزوری اور حقوق سے متعلق آگاہی کی کمی جیسے مسائل خاندانی استحکام کو متاثر کر سکتے ہیں۔ جدید مطالعات کے تناظر میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلامی خاندانی اصولوں کی اہمیت صرف مذہبی یا تاریخی تناظر تک محدود نہیں بلکہ موجودہ معاشرتی حالات میں بھی ان اصولوں کو اخلاقی اور سماجی رہنمائی کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ تاہم، ان تعلیمات کے عملی نفاذ کے لیے معاشرتی حالات، قانونی نظام، خاندانی روایات اور افراد کی دینی و اخلاقی تربیت کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

ادبی جائزے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی خاندانی نظام میں حقوق اور فرائض کا باہمی توازن بنیادی اصول ہے۔ خواتین کے حقوق کے ساتھ شوہر اور خاندان کی ذمہ داریاں، اولاد کے حقوق کے ساتھ والدین کی ذمہ داریاں، والدین کے حقوق کے ساتھ اولاد کی ذمہ داریاں اور وراثتی حقوق کے ساتھ مالی و اخلاقی ذمہ داریاں وابستہ ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی خاندانی تصور محض حقوق حاصل کرنے پر زور نہیں دیتا بلکہ ہر حق کے ساتھ ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے۔ یہی توازن خاندان میں خود غرضی، استحصال اور ناانصافی کو کم کر کے تعاون، احترام اور اعتماد کو فروغ دے سکتا ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

مجموعی طور پر سابقہ لٹریچر کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ سورۃ النساء اسلامی خاندانی نظام کے متعدد بنیادی اصولوں کی جامع رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ سابقہ تحقیقات میں خواتین کے حقوق، وراثت، ازدواجی تعلقات، خاندانی ہم آہنگی اور قرآن وحدیث کی روشنی میں خاندانی نظام کی بحالی جیسے موضوعات پر قابلِ ذکر کام کیا گیا ہے۔ تاہم ایک ایسے جامع مطالعے کی ضرورت برقرار ہے جس میں سورۃ النساء کی مختلف خاندانی تعلیمات—جیسے عدل وانصاف، نکاح، مہر، خواتین کے حقوق، وراثت، یتیموں کا تحفظ، والدین ورشتہ داروں کے حقوق، حسنِ معاشرت اور خاندانی تنازعات کے اصلاحی حل—کو ایک مربوط فریم ورک میں رکھ کر خاندانی نظام کے استحکام کے ساتھ جوڑا جائے۔ موجودہ تحقیق اسی علمی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی زور اس امر پر ہے کہ سورۃ النساء کی تعلیمات کو صرف انفرادی احکام کے طور پر نہیں بلکہ ایک جامع خاندانی اخلاق، سماجی ذمہ داری اور عدل پر مبنی نظام کے طور پر سمجھا جائے، جو خاندان کے افراد کے حقوق کے تحفظ، باہمی تعلقات کی مضبوطی، تنازعات میں کمی اور معاشرتی استحکام میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اسلامی وراثتی حقوق کے جدید پاکستانی تناظر میں Nisarاور (2025) Cusairiکا مطالعہ بھی اہمیت رکھتا ہے۔ ان کے مطالعے میں خواتین کے وراثتی حقوق کے قانونی تحفظ اور سماجی رکاوٹوں کا جائزہ لیا گیا اور یہ سامنے آیا کہ قانونی حقوق کی موجودگی کے باوجود خاندانی دباؤ، سماجی روایات اور حقوق سے متعلق آگاہی کی کمی خواتین کے وراثتی حقوق کے حصول میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ اس مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلامی خاندانی اصولوں کے عملی نفاذ کے لیے قانونی نظام کے ساتھ ساتھ سماجی شعور، دینی آگاہی اور خاندانی رویوں میں مثبت تبدیلی بھی ضروری ہے۔

Zubaidi، Arifahاور (2025) Sansayto نے قرآنِ مجید کی روشنی میں وراثت اور خواتین کی گواہی سے متعلق انصاف اور صنفی مساوات کے مباحث کا جائزہ لیا۔ ان کی تحقیق اس امر پر توجہ دلاتی ہے کہ قرآن کے احکام کو ان کے مخصوص قانونی اور معاشرتی سیاق میں سمجھنا ضروری ہے۔ موجودہ تحقیق کے تناظر میں اس مطالعے کی اہمیت یہ ہے کہ خاندانی استحکام کے لیے اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرتے ہوئے صرف حقوق کی فہرست مرتب کرنا کافی نہیں بلکہ ان احکام کے پیچھے موجود عدل، ذمہ داری اور معاشرتی تحفظ کے اصولوں کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔

Djidin (2024) نے قرآنی نقطۂ نظر سے صنفی مساوات اور خاندانی ہم آہنگی کا مطالعہ کیا۔ اس نوعیت کی تحقیق اس بات کو واضح کرنے میں مدد دیتی ہے کہ قرآن میں خاندانی تعلقات کو باہمی احترام، ذمہ داری اور انصاف کے اصولوں کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ خاندانی ہم آہنگی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب خاندان کے مختلف افراد ایک دوسرے کو محض اپنے مفاد کا ذریعہ سمجھنے کے بجائے باہمی حقوق اور ذمہ داریوں کے حامل افراد کے طور پر تسلیم کریں۔ اس تصور کی روشنی میں سورۃ النساء کی تعلیمات خاندان میں توازن اور ذمہ داری کے قیام کے لیے اہم رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ اسلامی خاندانی تصور کی بنیاد انسانی وحدت اور رشتہ داری کے احترام پر قائم ہے۔ سورۃ النساء کی پہلی آیت میں انسانوں کو ایک جان سے پیدا کیے جانے اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیے جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس آیت کا مفہوم اس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ خاندان انسانی فطرت اور انسانی معاشرت کا بنیادی حصہ ہے۔ قرآنِ مجید رشتہ داری کے تعلق کو محض نسبی تعلق نہیں بلکہ ذمہ داری اور حقوق کے ساتھ وابستہ کرتا ہے۔ اس تناظر میں اسلامی خاندانی نظام میں رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک، صلہ رحمی اور ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھنا بنیادی اخلاقی اصول بن جاتا ہے۔ خاندان کے افراد اگر اپنے تعلقات کو حقوق، ذمہ داری اور باہمی احترام کی بنیاد پر قائم رکھیں تو خاندان میں اعتماد، محبت اور تعاون کی فضا پیدا ہوتی ہے، جو بالآخر معاشرے کے استحکام کا ذریعہ بنتی ہے۔

سورۃ النساء میں نکاح کو خاندانی نظام کی تشکیل کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ نکاح کے ذریعے مرد اور عورت کے درمیان ایک باقاعدہ، ذمہ دارانہ اور اخلاقی رشتہ قائم ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ازدواجی تعلق صرف ذاتی خواہش یا معاشرتی ضرورت نہیں بلکہ ذمہ داری، وفاداری، باہمی احترام اور حقوق کی ادائیگی پر مبنی معاہدہ ہے۔ سورۃ النساء میں نکاح سے متعلق احکام کے ساتھ عورت کے مالی حقوق اور مہر کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ مہر عورت کا شرعی حق ہے اور اس کی ادائیگی ازدواجی تعلق میں مالی ذمہ داری اور احترام کی علامت ہے۔ اس طرح اسلامی تعلیمات ازدواجی زندگی کو حقوق وفرائض کے متوازن نظام کے ذریعے منظم کرتی ہیں۔ جب میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق کو تسلیم کرتے اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں تو خاندان میں اعتماد اور استحکام پیدا ہوتا ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

خواتین کے حقوق کے حوالے سے سورۃ النساء کا مطالعہ نہایت اہم ہے۔ سورت میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے۔ خاص طور پر ازدواجی زندگی میں عورت کے ساتھ بھلائی اور مناسب رویے کی تعلیم اسلامی خاندانی نظام کے اخلاقی پہلو کو واضح کرتی ہے۔ جدید مطالعات بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اسلامی قانونی اور اخلاقی اصولوں میں خواتین کے حقوق کے تحفظ کی اہمیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ Gul، Waheed، Bibi اور Javed (2026) نے سورۃ النساء کی خواتین سے متعلق آیات کے موضوعاتی مطالعے میں ازدواجی حقوق، مہر، وراثت اور خاندانی زندگی میں خواتین کے حقوق کو نمایاں موضوعات کے طور پر سامنے رکھا۔ ان کا مطالعہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ سورۃ النساء میں خواتین کے حقوق کو خاندانی نظم اور انصاف کے وسیع تر اصول کے اندر سمجھا جا سکتا ہے۔

خواتین کے وراثتی حقوق اسلامی خاندانی نظام کا ایک اہم پہلو ہیں۔ سورۃ النساء میں وراثت کے اصولوں کو واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے اور مختلف رشتہ داروں کے حصے مقرر کیے گئے ہیں۔ اس تعلیم کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ خاندان کے مالی معاملات میں طاقت، رسم و رواج یا ذاتی خواہش کے بجائے مقررہ شرعی اصولوں کو بنیاد بنایا جائے۔ جدید تحقیقی مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان سمیت کئی معاشروں میں خواتین کو قانونی اور شرعی حقوق حاصل ہونے کے باوجود عملی طور پر وراثت سے محرومی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ Mehmood، Yaqoob اور Mehmood (2023) نے خواتین کے وراثتی حصے کے حوالے سے اپنے مطالعے میں اس بات کی نشاندہی کی کہ اسلامی قانون میں خواتین کے حقوق موجود ہونے کے باوجود سماجی، ثقافتی اور معاشی عوامل عملی صورتِ حال کو متاثر کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خاندانی نظام کے استحکام کے لیے صرف حقوق کا اعلان کافی نہیں بلکہ ان حقوق کی عملی ادائیگی بھی ضروری ہے۔

طریقۂ تحقیق

اس تحقیق کے لیے معیاری / کیفی تحقیقی طریقہ (Qualitative Research Method) اختیار کیا گیا ہے۔ چونکہ تحقیق کا بنیادی مقصد سورۃ النساء میں موجود اسلامی تعلیمات کے مفہوم اور خاندانی نظام پر ان کے کردار کا جائزہ لینا ہے، اس لیے عددی اعداد و شمار کے بجائے قرآنی، تفسیری اور تحقیقی مواد کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ بنیادی ماخذ کے طور پر قرآنِ مجید، بالخصوص سورۃ النساء کی متعلقہ آیات کو استعمال کیا گیا جبکہ تفاسیر، احادیث، اسلامی کتب اور 2023 تا 2026 کے متعلقہ علمی مطالعات کو ثانوی ذرائع کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ اس تحقیق میں معیاری تحقیقی نقطۂ نظر (Qualitative Research Approach) اختیار کیا گیا ہے۔ معیاری تحقیق کا بنیادی مقصد کسی مسئلے کے اعداد و شمار کی بجائے اس کے مفہوم، اہمیت، پس منظر اور مختلف پہلوؤں کو گہرائی سے سمجھنا ہوتا ہے۔ موجودہ تحقیق میں اسلامی تعلیمات کے خاندانی نظام پر اثرات کو سمجھنے کے لیے سورۃ النساء کی متعلقہ آیات کا مفہومی اور موضوعاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس نقطۂ نظر کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ قرآنِ مجید خاندان کے افراد کے درمیان حقوق و فرائض، محبت، احترام، ذمہ داری، عدل، تعاون اور باہمی تعلقات کے بارے میں کیا رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کلاسیکی اور جدید تفاسیر اور متعلقہ علمی لٹریچر سے مدد حاصل کی گئی تاکہ قرآنی تعلیمات کو ان کے درست علمی اور سماجی تناظر میں سمجھا جا سکے۔ س تحقیقی نقطۂ نظر کے تحت سورۃ النساء کی تعلیمات کو محض مذہبی احکام کے طور پر نہیں بلکہ ایک ایسے جامع نظامِ اخلاق و معاشرت کے طور پر دیکھا گیا ہے جو خاندان کے استحکام میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ تحقیق میں خاص طور پر ان تعلیمات کا جائزہ لیا گیا ہے جو خاندان کے کمزور افراد، خصوصاً خواتین، بچوں، یتیموں اور دیگر محتاج افراد کے حقوق کے تحفظ سے متعلق ہیں۔ اسی طرح نکاح اور ازدواجی زندگی میں باہمی ذمہ داری، مہر کی ادائیگی، عورت کے مالی حقوق، وراثت میں مقررہ حصے، والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور اختلافات کی صورت میں اصلاح و مصالحت جیسے موضوعات کو بھی تحقیق کا حصہ بنایا گیا ہے۔

تحقیقی ڈیزائن

تحقیق کے لیے Descriptive-Analytical Research Design استعمال کیا گیا ہے۔ پہلے سورۃ النساء کی متعلقہ تعلیمات کو بیان کیا گیا اور پھر ان کا خاندانی نظام کے استحکام کے حوالے سے تجزیہ کیا گیا۔ تحقیق میں دستاویزی مواد کا مطالعہ کیا گیا اور متعلقہ اسلامی و جدید علمی لٹریچر کو موضوعاتی بنیاد پر منظم کیا گیا۔ اس ڈیزائن کے ذریعے یہ سمجھنے

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

کی کوشش کی گئی کہ اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلو خاندان کے استحکام میں کس طرح باہمی طور پر کردار ادا کرتے ہیں۔اس ڈیزائن کے ذریعے تحقیق نے یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلامی تعلیمات خاندان کے مختلف افراد کے درمیان حقوق اور ذمہ داریوں میں توازن کس طرح پیدا کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر سورۃ النساء میں یتیموں کے مال کے تحفظ، خواتین کے مہر اور وراثت کے حقوق، ازدواجی تعلقات میں حسنِ سلوک، والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی اور اختلافات کی صورت میں اصلاح جیسے اصول بیان ہوئے ہیں۔ ان اصولوں کو ایک دوسرے سے مربوط کرتے ہوئے یہ تجزیہ کیا گیا ہے کہ خاندان صرف خونی رشتوں کا مجموعہ نہیں بلکہ حقوق، ذمہ داری، اعتماد، محبت، انصاف اور اخلاقی ذمہ داریوں پر قائم ایک معاشرتی ادارہ ہے۔اس ڈیزائن کے ذریعے تحقیق نے یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلامی تعلیمات خاندان کے مختلف افراد کے درمیان حقوق اور ذمہ داریوں میں توازن کس طرح پیدا کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر سورۃ النساء میں یتیموں کے مال کے تحفظ، خواتین کے مہر اور وراثت کے حقوق، ازدواجی تعلقات میں حسنِ سلوک، والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی اور اختلافات کی صورت میں اصلاح جیسے اصول بیان ہوئے ہیں۔ ان اصولوں کو ایک دوسرے سے مربوط کرتے ہوئے یہ تجزیہ کیا گیا ہے کہ خاندان صرف خونی رشتوں کا مجموعہ نہیں بلکہ حقوق، ذمہ داری، اعتماد، محبت، انصاف اور اخلاقی ذمہ داریوں پر قائم ایک معاشرتی ادارہ ہے۔

ڈیٹا کا تجزیہ

تحقیق میں Thematic Analysis کے ذریعے ڈیٹا کا تجزیہ کیا گیا۔ قرآنِ مجید، تفاسیر اور متعلقہ تحقیقی لٹریچر سے حاصل شدہ مواد کو مختلف موضوعات میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے خاندانی نظام سے متعلق اہم قرآنی تعلیمات کی نشاندہی کی گئی، پھر انہیں درج ذیل موضوعات میں منظم کیا گیا :ازدواجی حقوق و فرائض، خواتین کے حقوق، یتیموں کا تحفظ، وراثت، والدین کے حقوق، صلہ رحمی، عدل و انصاف اور باہمی ذمہ داری۔ اس کے بعد ہر موضوع کا خاندانی استحکام کے تناظر میں تشریحی اور تجزیاتی مطالعہ کیا گیتحقیق کے دوران بنیادی موضوعات کو مختلف زمروں میں تقسیم کیا گیا، جن میں عدل و انصاف، ازدواجی حقوق و فرائض، خواتین کے حقوق، مہر، وراثت، یتیموں کا تحفظ، والدین کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، باہمی احترام، ذمہ داری، تعاون، حسنِ سلوک، خاندانی تنازعات کا حل اور اصلاح و مصالحت شامل ہیں۔ ہر موضوع کے تحت متعلقہ قرآنی تعلیمات کا جائزہ لیا گیا اور پھر جدید خاندانی مسائل کے تناظر میں ان کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کی گئی۔ تحقیق میں سورۃ النساء کی آیات کو سمجھنے کے لیے تفسیری لٹریچر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مختلف تفسیری توضیحات کا مطالعہ کر کے آیات کے بنیادی مفہوم، سیاق وسباق اور معاشرتی معنویت کو سمجھا گیا۔ اس عمل کا مقصد ذاتی رائے یا سطحی تشریح کے بجائے علمی اور مستند بنیاد پر قرآنی تعلیمات کی وضاحت کرنا ہے۔ جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں کلاسیکی اسلامی تفسیری روایت اور جدید علمی تشریحات کو سامنے رکھتے ہوئے موضوع کا تقابلی مطالعہ کیا گیا۔ اس تقابلی مطالعے کے ذریعے یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی تعلیمات میں خاندان کے استحکام کے لیے صرف حقوق بیان نہیں کیے گئے بلکہ ان حقوق کے ساتھ ذمہ داریاں بھی وابستہ کی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر مالی حقوق کے ساتھ مالی ذمہ داری، ازدواجی تعلقات کے ساتھ حسنِ معاشرت، رشتہ داری کے ساتھ صلہ رحمی اور اختلاف کی صورت میں اصلاح و مصالحت کا اصول سامنے آتا ہے۔ اس طرح اسلامی خاندانی نظام میں حقوق اور ذمہ داریوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا

تحقیقی نتائج

تحقیق کے نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ عدل و انصاف خاندانی استحکام کا بنیادی اسلامی اصول ہے۔ سورۃ النساء میں مختلف طبقات کے حقوق کو واضح کرنا اسی مقصد کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خاندان کے اندر کسی فرد کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔ خواتین، یتیموں اور ورثاء کے حقوق کا واضح تعین خاندان کے اندر طاقت کے غیر متوازن استعمال کو کم کرتا ہے۔ جب خاندان کے افراد ایک دوسرے کے حقوق کو تسلیم کرتے ہیں تو اعتماد اور باہمی احترام میں اضافہ ہوتا ہے۔ دوسرا اہم نتیجہ یہ ہے کہ ازدواجی حقوق اور ذمہ داریوں کی

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

ادائیگی خاندانی استحکام میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ میاں بیوی کا تعلق باہمی احترام، ذمہ داری اور حسنِ سلوک پر قائم ہونا چاہیے۔ اگر دونوں فریق صرف اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کے بجائے اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھیں تو خاندانی تنازعات میں کمی آسکتی ہے۔ سورۃ النساء کی تعلیمات ازدواجی زندگی میں انصاف اور ذمہ داری کے اصول کو مضبوط کرتی ہیں۔ تیسرا نتیجہ خواتین کے حقوق کے تحفظ سے متعلق ہے۔ سورۃ النساء عورت کو مہر اور وراثت سمیت متعدد مالی حقوق فراہم کرتی ہے۔ عورت کے مالی حقوق کا تحفظ خاندان میں انصاف اور معاشی استحکام پیدا کرنے میں معاون ہے۔ جدید مطالعات بھی اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ پاکستان میں خواتین کو ان کے وراثتی حقوق کے حصول میں سماجی اور ثقافتی رکاوٹوں کا سامنا رہتا ہے۔ اس لیے اسلامی تعلیمات کی عملی آگاہی ضروری ہے۔ چوتھا نتیجہ یہ ہے کہ یتیموں اور کمزور افراد کا تحفظ اسلامی خاندانی نظام کا بنیادی حصہ ہے۔ سورۃ النساء میں یتیموں کے حقوق اور ان کے مال کے تحفظ پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی خاندان صرف طاقتور افراد کے مفادات کا تحفظ نہیں کرتا بلکہ کمزور افراد کو بھی مکمل حقوق فراہم کرتا ہے۔

پانچواں اہم نتیجہ وراثت کی منصفانہ تقسیم سے متعلق ہے۔ اسلامی نظامِ وراثت خاندان کے مختلف افراد کے مالی حقوق کو واضح کرتا ہے۔ اس سے خاندان کے اندر مالی تنازعات کم کرنے اور حق داروں کو ان کا جائز حق دینے میں مدد ملتی ہے۔ خواتین اور بچوں کے وراثتی حقوق کا تحفظ خاندان میں معاشی انصاف کو مضبوط بناتا ہے۔ چھٹا نتیجہ والدین اور رشتہ داروں کے حقوق کے حوالے سے سامنے آتا ہے۔ اسلامی تعلیمات والدین کے احترام، ان کی خدمت اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی ترغیب دیتی ہیں۔ صلہ رحمی خاندان کے افراد کے درمیان جذباتی اور سماجی تعلقات کو مضبوط کرتی ہے۔ ایسے خاندان مشکل حالات میں ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں۔ ساتواں نتیجہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات موجودہ خاندانی مسائل کے حل کے لیے بھی رہنمائیفراہم کرتی ہیں۔ عدم برداشت، خود غرضی، حقوق کی پامالی اور خاندانی تنازعات کے مقابلے میں عدل، صلح، مشاورت، حسنِ سلوک اور ذمہ داری جیسے اسلامی اصول مؤثر رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اس لیے سورۃ النساء کی تعلیمات موجودہ دور میں بھی خاندانی نظام کے لیے اہم اور قابلِ عمل ہیں۔ تحقیق میں یہ بھی سامنے آیا کہ مہر اسلامی خاندانی نظام میں عورت کے مالی اور قانونی تحفظ کا اہم ذریعہ ہے۔ سورۃ النساء میں عورتوں کو ان کا مہر خوش دلی سے ادا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ مہر عورت کی ملکیت ہے اور اسے کسی دوسرے شخص کے ذاتی اختیار میں نہیں دیا جا سکتا۔ اس حکم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی خاندانی نظام میں ازدواجی تعلق کے ساتھ عورت کے مالی حق کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ مہر کی بروقت اور مناسب ادائیگی میاں بیوی کے درمیان اعتماد اور احترام کو مضبوط کر سکتی ہے۔ تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ مہر کو محض تحقیق کے اہم نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ سورۃ النساء میں بیان کردہ وراثتی اصول خاندان کے مالی نظام کو منظم کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ قرآنِ مجید نے مختلف وارثوں کے حصے مقرر کر کے وراثت کو محض خاندانی اختیار یا ذاتی پسند کا معاملہ نہیں رہنے دیا۔ اس نظام کا مقصد مستحق افراد کے حقوق کا تحفظ اور مالی تنازعات کے امکانات کو کم کرنا ہے۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عملی زندگی میں بعض خواتین اور دیگر مستحق وارثوں کو وراثتی حقوق سے محروم کرنے کے واقعات خاندانی اختلافات کا سبب بن سکتے ہیں۔ اس لیے اسلامی وراثتی تعلیمات پر عمل نہ صرف شرعی ذمہ داری ہے بلکہ خاندانی انصاف، اعتماد اور معاشرتی استحکام کے لیے بھی اہم ہے۔

شادی کی ایک رسمی روایت سمجھنے کے بجائے عورت کے باقاعدہ حق کے طور پر سمجھنا اسلامی خاندانی تعلیمات کی درست تفہیم کے لیے ضروری ہے۔

تحقیق سے یہ نتیجہ بھی سامنے آیا کہ اسلامی خاندانی نظام میں کمزور اور بے سہارا افراد کے حقوق کا تحفظ بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ سورۃ النساء میں یتیموں کے مال اور حقوق کے حوالے سے واضح ہدایات دی گئی ہیں۔ یتیموں کے مال میں ناجائز تصرف اور ان کے حقوق کی پامالی سے روکا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان میں طاقتور افراد پر کمزور افراد کی حفاظت اور ان کے حقوق کی پاسداری کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ تحقیق نے واضح کیا کہ ایک مستحکم خاندان وہ نہیں جو صرف اپنے طاقتور افراد کے مفادات کا تحفظ کرے، بلکہ وہ خاندان زیادہ مضبوط ہوتا ہے جو بچوں، یتیموں، خواتین، بزرگوں اور دیگر کمزور افراد کے جائز حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

تحقیق کے نتائج میں والدین کے حقوق بھی ایک اہم موضوع کے طور پر سامنے آئے۔ اسلامی تعلیمات میں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، احترام اور خدمت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ خاندانی نظام میں والدین اور اولاد کے درمیان مضبوط تعلق اخلاقی تربیت، تجربے کی منتقلی اور جذباتی تحفظ کا ذریعہ بنتا ہے۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ اگر اولاد

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

والدین کے حقوق سے آگاہ ہو اور والدین بھی اپنی ذمہ داریوں کو مناسب طور پر ادا کریں تو خاندان میں نسلوں کے درمیان مضبوط تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں خاندان کے اندر بزرگوں کا احترام، بچوں کی تربیت اور خاندانی روایات کی مثبت منتقلی ممکن ہوتی ہے۔

تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی خاندانی نظام کا تصور صرف والدین، میاں بیوی اور بچوں تک محدود نہیں بلکہ اس میں وسیع رشتہ داری کا نظام بھی شامل ہے۔ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک، تعاون اور صلہ رحمی خاندانی تعلقات میں مضبوطی پیدا کرتے ہیں۔ رشتہ داروں کے درمیان باہمی تعاون مشکل حالات میں افراد کو سماجی اور جذباتی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس کے برعکس قطع رحمی، حسد، مالی اختلافات اور ذاتی مفادات خاندانی تعلقات میں کمزوری پیدا کر سکتے ہیں۔ تحقیق کا نتیجہ ہے کہ صلہ رحمی اسلامی خاندانی اخلاقیات کا ایسا اصول ہے جو خاندان کے اندر اتحاد اور معاشرتی تعاون کو فروغ دیتا ہے۔

تحقیق کے موضوعاتی تجزیے سے یہ بات نمایاں ہوئی کہ خاندانی استحکام کے لیے قانونی حقوق کے ساتھ اخلاقی رویوں کی بھی ضرورت ہے۔ ایک خاندان اس وقت مضبوط ہوتا ہے جب اس کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ احترام، نرمی، ہمدردی، برداشت اور حسنِ سلوک سے پیش آئیں۔ سورۃ النساء میں خواتین کے ساتھ اچھے برتاؤ اور معاشرتی ذمہ داریوں سے متعلق تعلیمات اس اخلاقی پہلو کو واضح کرتی ہیں۔ تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ صرف حقوق کا مطالبہ خاندانی نظام کو مضبوط نہیں بنا سکتا؛ حقوق کی ادائیگی، ذمہ داری، برداشت اور دوسروں کے جذبات کا احترام بھی یکساں اہم ہیں۔ تحقیق کا ایک اہم نتیجہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات خاندانی اختلافات کو حل کرنے کے لیے اصلاح، گفت و شنید اور مصالحت کو اہمیت دیتی ہیں۔ سورۃ النساء کی آیت 35 میں میاں بیوی کے درمیان شدید اختلاف کی صورت میں دونوں خاندانوں سے ثالث مقرر کرنے کی رہنمائی ملتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندانی تنازع کو فوری طور پر دشمنی یا مستقل جدائی میں تبدیل کرنے کے بجائے اصلاح کی کوشش کی جانی چاہیے۔ ثالثی کا مقصد فریقین کے درمیان انصاف، مفاہمت اور تعلق کی بحالی کی کوشش کرنا ہے۔ تحقیق سے یہ نتیجہ سامنے آیا کہ خاندان میں مؤثر گفتگو، صبر، سمجھوتہ اور غیر جانب دارانہ ثالثی تنازعات کو کم کرنے اور خاندانی نظام کو محفوظ رکھنے میں مددگار ہو سکتی ہے۔

تحقیق سے یہ نتیجہ بھی سامنے آیا کہ اسلامی خاندانی نظام میں حقوق اور ذمہ داریوں کا توازن بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ہر فرد صرف اپنے حقوق کا دعوے دار نہیں بلکہ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی ذمہ دار ہے۔ شوہر کے حقوق کے ساتھ اس کی ذمہ داریاں، بیوی کے حقوق کے ساتھ اس کی ذمہ داریاں، والدین کے حقوق کے ساتھ اولاد کی ذمہ داریاں اور اولاد کے حقوق کے ساتھ والدین کی ذمہ داریاں وابستہ ہیں۔ یہ باہمی توازن خاندان میں خود غرضی کو کم کر کے تعاون اور اعتماد کو فروغ دیتا ہے۔ تحقیق کے مطابق خاندانی نظام اس وقت زیادہ مستحکم ہوتا ہے جب افراد حقوق کے ساتھ فرائض کو بھی مساوی اہمیت دیتے ہیں۔

تحقیق کے مجموعی نتائج سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ سورۃ النساء کی خاندانی تعلیمات موجودہ دور میں بھی اہم اخلاقی اور معاشرتی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ آج خاندانی نظام کو مالی مسائل، ازدواجی تنازعات، وراثتی اختلافات، باہمی عدم اعتماد، نسلوں کے درمیان فاصلے اور حقوق سے متعلق کم آگاہی جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ سورۃ النساء میں عدل، ذمہ داری، مالی حقوق، حسنِ معاشرت، رشتہ داری، کمزور افراد کے تحفظ اور مصالحت جیسے اصول ان مسائل کے حل کے لیے بنیادی اخلاقی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ تاہم تحقیق سے یہ بھی واضح ہوا کہ ان تعلیمات کی افادیت اسی وقت زیادہ نمایاں ہو گی جب انہیں صرف نظری سطح پر پڑھنے کے بجائے عملی زندگی میں نافذ کیا جائے

نتیجہ

خاندانی نظام انسانی معاشرے کی بنیاد ہے اور اس کی مضبوطی معاشرتی امن، اخلاقی تربیت اور اجتماعی استحکام کے لیے ضروری ہے۔ اس تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ اسلام نے خاندان کے استحکام کے لیے ایک جامع نظام فراہم کیا ہے جس میں حقوق و فرائض، عدل، حسنِ سلوک، باہمی احترام، ذمہ داری، تعاون اور صلہ رحمی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ سورۃ النساء میں خاندان کے مختلف افراد کے حقوق کو واضح کیا گیا ہے اور خاص طور پر خواتین، یتیموں اور دیگر کمزور افراد کے تحفظ پر زور دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی خاندانی نظام انصاف اور انسانی احترام پر قائم ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

سورۃ النساء میں بیان کردہ ازدواجی حقوق، عورتوں کے مالی حقوق، مہر، وراثت، یتیموں کے تحفظ اور رشتہ داروں کے حقوق خاندانی استحکام کے اہم ستون ہیں۔ اگر ان تعلیمات کو عملی طور پر اختیار کیا جائے تو خاندان میں ناانصافی، تنازعات اور حقوق کی پامالی کو کم کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح والدین کا احترام، اولاد کی تربیت، میاں بیوی کا باہمی تعاون اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک خاندان میں محبت اور اعتماد پیدا کرتے ہیں۔

موجودہ دور میں خاندانی نظام کو درپیش چیلنجز کے تناظر میں اسلامی تعلیمات کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ خاندان میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت، خود غرضی، معاشی اختلافات اور حقوق کی پامالی کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کو صرف کتابی معلومات تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں عملی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ تعلیمی اداروں، والدین، مذہبی علماء اور معاشرتی اداروں کو خاندانی حقوق و فرائض کے بارے میں آگاہی پیدا کرنی چاہیے۔

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ سورۃ النساء خاندانی نظام کے استحکام کے لیے ایک جامع قرآنی رہنما اصول فراہم کرتی ہے۔ اس کی تعلیمات خاندان میں عدل، محبت، ذمہ داری اور باہمی احترام کو فروغ دیتی ہیں۔ اگر فرد، خاندان اور معاشرہ ان تعلیمات کو حقیقی معنوں میں اپنائیں تو نہ صرف خاندانی نظام مضبوط ہو سکتا ہے بلکہ ایک پُرامن، بااخلاق اور مستحکم معاشرے کی تشکیل بھی ممکن ہے۔

حوالہ جات

اردو میں، ف.، یعقوب، م.، اور محمود، ن (2023) .۔ خواتین کے وراثتی حصے کا بشریاتی نقطۂ نظر: اسلامی قانون اور عملی صورتِ حال کے درمیان صنفی فرق کا جائزہ۔ جرنل آف اسلامک تھاٹ اینڈ محمود سویلائزیشن۔

پروین، س.، اور عاشق، س (2025) .۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں خاندانی نظام کی اہمیت اور بحالی۔ الحیات ریسرچ جرنل، 2

ڈجیدن، م (2024) .۔ قرآنی نقطۂ نظر میں صنفی مساوات اور خاندانی ہم آہنگی۔ الماعیہ، 17

روبانی، م .ا (2024) .۔ سورۃ النساء میں احکامِ وراثت اور پاکستانی عدالتی فیصلوں کی روشنی میں ایک مطالعہ۔ گمان، (1)7، 225–216۔

زبیدی، س.، عارفہ، ف .ن.، اور سنسیٹو، ا .م (2025) .۔ اسلام میں الٰہی انصاف اور صنفی مساوات: وراثت اور خواتین کی گواہی کا قرآنی تجزیہ۔ البیان: قرآن و تفسیر کے مطالعات کا جرنل، (1)10۔

قرآنِ مجید۔ (2023)۔ سورۃ النساء۔ خصوصاً آیات 1، 4، 7، 11–12، 19، 35–34 اور 176

گل، س.، وحید، ل.، بی بی، ا.، اور جاوید، ا (2026) .۔ سورۃ النساء میں خواتین کے حقوق: ازدواجی اور خاندانی زندگی میں صنفی مساوات سے متعلق قرآنی آیات کا موضوعاتی تجزیہ۔ پاکستان جرنل آف سوشل سائنس ریویو، (2)5، 687–678۔

نسار، آ.، اور کسائیری، ر .م (2025) .۔ پاکستان میں خواتین کے اسلامی وراثتی حقوق: قانونی تحفظات اور سماجی چیلنجز۔ جرنل آف اسلامک تھاٹ اینڈ سویلائزیشن، (1)15،

REFERENCE

Mehmood, F., Yaqoob, M., & Mehmood, N. (2023). An anthropological perspective of female share in inheritance: An appraisal of gender gap between Islamic law and practice. Journal of Islamic Thought and Civilization.

Rubbani, M. A. (2024). A study in the light of inheritance rules in Surat al-Nisa and Pakistani court decisions. GUMAN, 7(1), 216–225.

Djidin, M. (2024). Gender equality and family harmony in the Qur'anic perspective. AL-MAIYYAH, 17(2).

Perveen, S., & Ashiq, S. (2025). Importance and restoration of the family system in the light of the Quran and Hadith. AL-HAYAT Research Journal, 2(2), 24–32.

Nisar, A., & Cusairi, R. binti M. (2025). Islamic inheritance rights for women in Pakistan: Exploring legal safeguards and social challenges. Journal of Islamic Thought and Civilization, 15(1), 146–165.

Zubaidi, S., Arifah, F. N., & Sansayto, I. M. (2025). Divine justice and gender equity in Islam: A Qur'anic analysis of inheritance and women's testimony. Al-Bayan: Journal of Qur'an and Tafsir Studies, 10(1).

Gul, S., Waheed, L., Bibi, I., & Javed, A. (2026). Exploring the rights of women in Surah Nisa: A thematic analysis of Quranic verses addressing gender equity in marital and familial life. Pakistan Journal of Social Science Review, 5(2), 678–687.

The Holy Qur'an. (2023). Surah An-Nisa (Chapter 4). Particularly verses 1, 4, 7, 11–12, 19, 34–35, and 176.